خانقاہِ معظمیہ کا صد سالہ عہدِ رُوحانیت

ھُوالمعظّم

تالیف

صاحبزادہ غلام نظام الدّین، مڑولوی

اسلامک بُک فاؤنڈیشن

۲۴۹ این ـ سمن آباد ـ لاہور

اذان سے پہلے مروجہ صلوۃ وسلام نبی کریم ﷺ اور خلفاء راشدین صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دور میں نہیں تھا

بریلوی مولوی کا اقرار

بعد الاذان الی ان تولی الحاکم بامر اللہ دولوا اختہ فسلموا علیہا وعلی وزرائہا من النساء فلما تولی الملک العادل صلاح الدین بن ایوب فابطل ھذہ البدعۃ وامر المؤذنین بالصلوۃ والتسلیم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدل تلک البدعۃ وامر بہا اھل الامصار والقری فجزاہ اللہ خیرا۔

ہمارے شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مؤذن جو سلام پڑھتے ہیں عہد نبوی اور زمانہ خلفائے راشدین میں نہ پڑھا جاتا تھا فرمایا کہ مصر میں روافض کی حکومت کے دوران مؤذن اذان کے بعد خلیفہ اور اس کے وزیروں پر سلام پڑھتے تھے یہاں تک کہ جب حاکم بامر اللہ فوت ہوا اور اس کی بہن تخت نشین ہوئی تو مؤذن اس حکمران عورت اور اس کی وزیر عورتوں پر سلام بھیجتے تھے۔

جب ملک عادل صلاح الدین ایوبی بن ایوب نے عنان حکومت سنبھال تو اس بدعت کو ختم کر دیا اور اس بدعت کی بجائے مؤذنوں کو حکم دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ سلام پڑھیں اور شہریوں اور دیہاتیوں کے نام اس کا حکم جاری فرمایا اللہ اس کو جزائے خیر دے۔

۲. امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ جن کی وفات ۹۰۲ھ میں ہوئی اپنی کتاب القول البدیع صـ۱۹۳ پر یوں وضاحت فرماتے ہیں۔

قد احدث المؤذنون الصلوۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقب الاذان للفرائض الخمس الا الصبح والجمعۃ فانہم یقدمون ذلک فیہا علی الاذان والا المغرب فانہم لا یفعلونہ

سفرنامہ شام و عراق کربلا معلیٰ

صاحب تصانیف کثیرہ شیخ القرآن والحدیث حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

ناشر مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور

گکھڑوی معیارِ بدعت کا قلع قمع پھر موضوع کتاب کے پیش نظر انہوں نے جو
تقریظ گکھڑوی صاحب کو عنایت فرمائی ہے اس کے تو کہنے ہی کیا ہیں۔ الغرض اجمالاً چند لفظوں
میں انہوں نے موصوف کی پوری ردِّ سنت کا علامیت اور کیا ذکر کر دیا ہے جس کے
بعد اس کے جواب میں کچھ نہ بھی لکھا جائے تو اس کیلئے ان کے وہی چند لفظ بھی کفایت
کریں گے۔ کچھ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ گکھڑوی صاحب کے نزدیک بدعت سیئہ کا مصداق
کسی چیز کی حیثیت ترکیبی ہے جو بعینہٖ ہو بہو اور صریحاً قرآن و حدیث سے ثابت نہ ہو جبکہ
اہلسنت کے ہاں بدعت سیئہ کسی امر کی شرعی حیثیت کو بدل کر اسے شریعت سمجھنے کا نام ہے
گکھڑوی صاحب کے معتقد موصوف نے دعویٰ یہ کیا اہلسنت کے موقف کے مطابق لکھا ہے بلکہ
اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر مبنی ہونا بھی نہایت غیر مبہم طریقہ سے مان لیا ہے
چنانچہ انہوں نے اسی بحث میں مسند احمد کے حوالہ سے ایک حدیث نقل کر کے اس کا اردو
ترجمہ کرتے ہوئے لکھا ہے "ما احدث قوم بدعۃ الا رفع مثلہا من
السنۃ فتمسک بسنۃ خیر من احداث بدعۃ۔
کسی بھی قوم نے کوئی بدعت (دین میں) ایجاد نہیں کی کہ اس کی مثل سنت
اس قوم سے اٹھا دی گئی ہو۔ پس سنت کو تھامے رہنے ہی میں بہتری ہے۔ بہ نسبت نئی نئی
بدعات نکالنے کے" اھ بلفظہٖ۔
ملاحظہ ہو "راہ سنت ص" نیز اسی کی مانند ایک حدیث ص پر بھی نقل
کی ہے۔
معترض صاحب نے اس میں واضح طور پر مان لیا ہے کہ بدعت کسی امر کی صفت

شریف بھی وہ دونوں عمل مسجد میں داخل ہونے سے پہلے ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ ہمارے نزدیک مسجد سے باہر اذان کہنا ضروری ہے جو اندر دیتے ہیں۔ یہ ان کی غلطی ہے۔ روایت مذکورہ میں بھی اذان کی کی قید کے قطع نظر درود شریف پڑھنا ثابت ہوا۔

۲۔ قبل اذان صلوٰۃ وسلام پڑھنے کی ضرورت بھی ہے وہ اس لئے کہ لاؤڈ سپیکر اور خرابی معلوم کرنے کیلئے (ہیلو۔ ہیلو) (وَن۔ ٹو۔ تھری) وغیرہ کہتے ہیں۔ پھر مساجد میں ان کا رواج بلکہ اب تو مساجد کا لازمی جزء سمجھا جا رہا ہے۔ تو ہمارے اہل سنت نے انگریزی الفاظ کو مثا کر، درود شریف کا ورد کیا تاکہ لاؤڈ سپیکر کی نبض کا پتہ بھی چل جائے اور اسلام کا بھی بول بالا ہو۔ اور پھر درود شریف پڑھنے پر وہ ہزاروں فوائد و فضائل بھی نصیب ہوں جو اللہ تعالیٰ درود پڑھنے والے کو عطا فرماتا ہے جب لاؤڈ سپیکر کے متعلق معلوم کرنا ہے۔ پھونک ٹھونگا مار کر یا وہی انگریزی الفاظ بول کر پھر کیوں نہ ہو کہ درود شریف پڑھا جائے کہ جس سے ہزاروں سعادتیں بھی نصیب ہوں اور مطلب بھی پورا ہو۔

۳۔ یہ اپنے مقام پر مسلم ہے کہ ہم اہلسنت کے نزدیک وہابیوں دیوبندیوں[1] کے پیچھے نماز نہیں ہوتی البتہ ان کی نماز ہم اہلسنت کے پیچھے ہو جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ عموماً وہابی دیوبندی سنی بن کر اہلسنت کی مساجد پر قابض ہو جاتے ہیں عوام کو امتیاز نہیں ہوتا کہ یہ اہلسنت کی مسجد ہے یا دیوبندیوں وہابیوں کی درود شریف امتیاز کے لئے پڑھا۔ اس طرح سے ہمارے عوام کی نمازیں ضائع نہیں جا سکتیں اور امام کے متعلق بھی پتہ چل جاتا ہے۔ کہ یہ سنی نما وہابی دیوبندی ہے۔

---

[1] تفصیل فقیر کی کتاب "کافر دیوبندی یا بریلوی" میں لکھا ہے۔

ندائے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انوار الانتباہ

فی حل نداء یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

از

مجدد برحق امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

بحر العلوم مفتی عبد المنان صاحب اعظمی

ناشر

برکاتی پبلشرز

۱۲۳ چھاگلا اسٹریٹ
کھارادر کراچی نمبر ۲

ندائے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مع جدید اضافہ
علامہ محمد فیض احمد صاحب اویسی
مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

عمارتوں اور حتیٰ کہ کلغی والی برچھیوں پر بھی یا اللہ، یا محمد ہی لکھا ہوا ملے گا۔

میرے والد صاحب قبلہ نے ایک عارفانہ نکتہ پیدا کیا۔ فرمایا کہ ـــــ یا محمد پر لفظِ یا ندائیہ ہے۔ اگر مقصود حصولِ برکت و سعادت ہے تو اس کے لیے اسمِ پاک ہی بہت کافی ہے۔ ندا کے بعد، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ اپنی طرف مائل کرا کے پھر کوئی درخواست پیش نہ کرنا سوءِ ادبی ہے۔

مزید برآں

بریلوی حضرات نے ہر اذان سے متصل پہلے یا بعد میں صلوٰۃ وسلام کا اضافہ کر دیا ہے۔ جس طرح آج معاشرے میں نہ خالص دودھ ملتا ہے، نہ خالص گھی، اسی طرح خالص اذان سے بھی ہم گئے۔

مطالعہ کی کمی کی وجہ سے میرے پاس کوئی تاریخی ثبوت نہیں ہے، البتہ قیاس غالب ہے کہ شیعہ حضرات نے بھی شروع شروع میں اذان کے بعد، حضرت شیرِ خدا کی منقبت میں چند جملوں کا اضافہ کیا ہو گا، جو بعد میں رفتہ رفتہ مُروّج ہو کر اُن کی اذان کا مستقل حصّہ قرار پائے۔

اب بریلوی حضرات جس اذان کو رواج دینے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں، اس پر ذرا غور فرمائیں! اِس دور میں جو بچے پیدا ہوں گے، آگے چل کر وہ ان صلوٰۃ وسلام والے اضافی جملوں کو اذان کا لازمی حصہ سمجھیں گے۔ ادھر دوسرے لوگ کہیں گے کہ حضرت بلال تو یہ اذان نہیں کہتے تھے۔

نمازی کے پاس
باآواز ذکر جائز ہے یا نہیں؟
حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث شریف کی وضاحت
ائمہ اربعہ وغیرہم فقہاء و شیخ محقق دہلوی و اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف
نماز کے بعد ذکر بالجہر کو تکبیرات تشریق پر قیاس کرنا درست ہے یا نہیں؟
مؤلف
محمد عبد الغفور شرقپوری
باہتمام
محمد عبد الرؤف نورانی
مکتبہ فاروقیہ رضویہ
دار العلوم جامعہ فاروقیہ رضویہ گوجر پورہ گھوڑے شاہ روڈ لاہور
فون نمبر 042 - 6826970

اذان سے قبل صلوۃ و سلام بدعت ہے اس سے منع کیا جائے گا

ساتویں صدی ہجری کے
امام ابن الحاج مالکی جنہیں
احمد رضا خان نے بھی امام مانا
(حیات الموات، ص116
لاہور) بریلویوں کے امام
کے امام لکھتے ہیں کہ
موذنین کو اذان کے وقت
صلوۃ و سلام سے روکا جائے
گا درود اگرچہ بہترین
عبادت ہے مگر اسے
شریعت نے اس مقام پر
مشروع نہیں کیا لہذا
بدعت ہوگا
(المدخل
ج2، ص235 مطبوعہ
مصر)

Page: Al Mujahidin Muavia.1010

پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب وقطب مدینہ حضرت شاہ ضیاء الدین قادری مدنی رحمہم اللہ تعالیٰ نے بندہ مؤلف سے بیان فرمایا کہ میں بریلی شریف میں شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند حضرت الشاہ مصطفےٰ رضا خاں صاحب نوری رحمہ اللہ کی خدمت میں کہ اکابر علماء ومشائخ اہل سنت ان کے تلامذہ وخلفاء میں سے ہیں' حضرت محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب قادری رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو بھی ان سے خلافت وتلمذ کا شرف حاصل ہے' بارہ دن حاضر رہا' حضرت قبلہ مفتی اعظم ہند رحمہ اللہ کی موجودگی میں نہ قبل الاذان باآواز بلند صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا تھا' اور نہ نماز کے فوراً بعد ذکر بالجہر ہوتا تھا۔ اور حضرت قبلہ تمام نمازیں مسجد میں باجماعت ادا فرماتے تھے۔ میرے نزدیک بھی یہی حق ہے کہ نماز کے فوراً بعد اونچی اونچی آواز سے ذکر شروع کر دینا جبکہ کچھ لوگ اپنی بقیہ نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں' جائز نہیں' ان کو روکنا ضروری ہے۔ اس کو سنی وغیر سنی کی علامت بنانا درست نہیں۔

حضرت مولانا محمد عارف صاحب خطیب اعظم سلامت پورہ نے بندہ مؤلف سے بیان کیا کہ میں 25 نومبر 1982ء میں بریلی شریف حاضر ہوا۔ اور چند دن قیام کیا۔ حضرت مولانا اختر رضا خان صاحب مدظلہ العالی کی موجودگی میں نہ تو اذان سے پہلے باآواز بلند صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا تھا اور نہ نماز کے بعد باآواز بلند ذکر ہوتا تھا۔

بندہ مولف کی طرف سے وضاحت:

حکم شرع کے مطابق وقت پر آنے والے جماعت میں شامل ہونے والے بلکہ تکبیر اولیٰ کو پانے والے نمازیوں کی بھی کُل یا بعض رکعات فوت ہوسکتی ہیں۔ ان کی کوئی غلطی بھی نہیں۔ تو ان کے پاس تو بآ واز بلند ذکر نہیں کرنا چاہیئے۔

جس شخص نے شروع سے امام کی اقتداء کی تکبیر اولیٰ کو بھی امام کے ساتھ پایا مگر بعد اقتداء عذر کی وجہ سے اس کی کل یا بعض رکعتیں فوت ہوگئیں جیسے غفلت یا بھیڑ کی وجہ سے رکوع وسجود کرنے نہ پایا یا نماز میں اسے حدث (بے وضو ہونا) ہوگیا یا مقیم نے مسافر کی اقتداء کی یا نمازِ خوف میں پہلے گروہ کو جو رکعت امام کے ساتھ ملی (جس کو فقہائے کرام لاحق کہتے ہیں) امام کے سلام کے بعد جب وہ اپنی فوت شدہ رکعتیں پڑھے گا اس کے پاس تو ذکر و درود بآ واز بلند نہیں کرنا چاہیے نہیں پڑھنا چاہیے کیونکہ وہ نمازی تو وقت پر آیا ہے تکبیرِ اولیٰ بھی اس نے امام کے ساتھ پائی ہے پھسنڈی (عادۃً پیچھے رہنے والا) بھی نہیں بلا عذر نہیں بلکہ عذر کی وجہ سے اس کی کل یا بعض رکعتیں رہ گئی ہیں۔ اور عذر کی وجہ سے رہ جانا غلطی بھی نہیں۔ اِس کے باوجود لاحق نمازی کی نماز کی حفاظت ورعایت بھی نہیں کی جاتی اس کے پاس بھی بلند آواز سے ذکر کیا جاتا ہے درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

مرکزِ اہل سنت بریلی شریف کا معمول

استاذ العلماء حضرت علامہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری خلیفہ مجاز شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند حضرت شاہ مصطفےٰ رضا خان صاحب نوری ومحدث اعظم

Razakhaniyo Ab To Apne Molvio ki Hee Maan lo Tumhare Barelvi Shareef India Me Bhe Ba Awaz Buland Azan Se Pehle Salat o Salam Nhe Parha Jata.. **Page: Al Mujahidin**

Tumhare Bareli Shareef par bhe Wahabio Ka Qabza

By: Shoaib Muavia

آہستہ پڑھنا پڑھنا نہیں تو امام کے آہستہ پڑھنے سے نمازی تنگ نہ ہو کہ قرآن کریم کا پڑھنا نماز میں فرض ہے۔ بلکہ بعض احوال میں تو بالاتفاق ذکر خفی افضل ہے۔ نمازی کے پاس آہستہ ذکر کرنے والا بھی ذکر کا ثواب بھی پائے گا اور نمازی کو خلل میں ڈالنے کے گناہ سے بھی بچ جائے گا اور بلند آواز سے ذکر کرنے والے کو ذکر کا ثواب بھی نہ ہوگا، بلکہ نمازی کو خلل میں ڈالنے کا گناہ ہوگا۔

بریلی شریف کا معمول

ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری (ترجمہ مولف) سے بیان فرمایا کہ میں بریلی شریف میں حضرت مصطفیٰ رضا خاں صاحب کی خدمت میں بارہ دن حاضر رہا حضرت قبلہ کی موجودگی میں نہ قبل الاذان باآواز بلند صلوٰۃ و سلام پڑھا جاتا تھا اور نہ نماز کے فوراً بعد ذکر بالجہر ہوتا تھا اور حضرت قبلہ تمام نمازیں مسجد میں باجماعت ادا فرماتے تھے۔ میرے نزدیک بھی یہی حق ہے کہ نماز کے فوراً بعد اونچی اونچی آواز سے ذکر شروع کر دینا جب کہ کچھ لوگ اپنی بقیہ نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں، جائز نہیں، ان کو روکنا ضروری ہے، اس کو سنی و غیر سنی کی علامت بنانا درست نہیں۔

مولانا محمد عارف صاحب (سلامت پورہ، لاہور) (ترجمہ مولف) سے بیان کیا کہ میں ۲۵ نومبر ۱۹۸۲ کو بریلی شریف میں حاضر ہوا اور چند دن

قیام کیا۔ مولانا اختر رضا خان صاحب کی موجودگی میں نہ تو اذان سے پہلے باآواز بلند صلوٰۃ و سلام پڑھا جاتا تھا اور نہ نماز کے بعد باآواز بلند ذکر ہوتا تھا۔

اذان سے قبل صلوۃ وسلام بدعت ہے اس سے منع کیا جائے گا

ساتویں صدی ہجری کے
امام ابن الحاج مالکی جنہیں
احمد رضا خان نے بھی امام مانا
(حیات الموات، ص116
لاہور) بریلویوں کے امام
کے امام لکھتے ہیں کہ
موذنین کو اذان کے وقت
صلوۃ وسلام سے روکا جائے
گا درود اگرچہ بہترین
عبادت ہے مگر اسے
شریعت نے اس مقام پر
مشروع نہیں کیا لہذا
بدعت ہوگا
(المدخل
، ج2، ص235 مطبوعہ
مصر)

عنهم مع أنها قريبة العَهْدِ بالحُدُوثِ جدًا أقْرَبَ مِمَّا تَقَدَّمَ وَكَثْرَةُ فِيمَا أَحْدَثَهُ بَعْضُ الأُمَرَاءِ مِنَ التَّغَنِّي بالأذان كَمَا تَقَدَّمَ. وَهِيَ عِنْدَ طُلُوعِ الفَجْرِ مِنْ كُلِّ لَيْلَةٍ وَبَعْدَ أَذَانِ العِشَاءِ لَيْلَةَ الجُمُعَةِ وَبَعْدَ خُرُوجِ الأَمَامِ فِي المَسْجِدِ عَلَى النَّاسِ يَوْمَ الجُمُعَةِ لِيَرْقَى المِنْبَرَ وَعِنْدَ صُعُودِ الأمَامِ عَلَيْهِ يُسَلِّمُونَ عِنْدَ كُلِّ دَرَجَةٍ يَصْعَدُهَا وَالكُلُّ فِي الأَحْدَاثِ قَرِيبٌ مِنْ قَرِيبٍ أَعْنِي فِي زَمَانِنَا هَذَا وَأَصْلُ إِحْدَاثِهِ مِنْ قِبَلِ المَشْرِقِ. وَتَقَدَّمَ الحَدِيثُ عَنْهُ عليه الصلاة والسلام بِقَوْلِهِ: (**الفِتْنَةُ مِنْ هَاهُنَا وَأَشَارَ إِلَى المَشْرِقِ**). وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي أَوَّلِ الكِتَابِ كَيْفَ كَانَ خَوْفُ الصَّحَابَةِ رضي الله عنهم مِنَ الحَدَثِ فِي الدِّينِ وَمَا جَرَى لَهُمْ مِنْ جَمْعِ القُرْآنِ وَمَا جَرَى لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما لَمَّا أَنْ رَأَى الطَّيْرَ الَّذِي هُنَاكَ وَقَعَ عَلَى القَذَرِ ثُمَّ ارْتَفَعَ عَنْهُ وَوَقَعَ عَلَى ثَوْبِهِ فَعَلِمَ ذَلِكَ المَوْضِعَ عَلَى أَنَّهُ إِذَا خَرَجَ يَغْسِلُهُ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ إِلَى غَسْلِهِ قَالَ، وَاللَّهِ مَا أَكُونُ بِأَوَّلِ مَنْ أَحْدَثَ بِدْعَةً فِي الأَسْلَامِ وَالصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ لَا يَشُكُّ مُسْلِمٌ أَنَّهَا مِنْ أَكْبَرِ العِبَادَاتِ وَأَجَلِّهَا وَإِنْ كَانَ ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ حَسَنًا سِرًّا وَعَلَنًا لَكِنْ لَيْسَ لَنَا أَنْ نَضَعَ العِبَادَاتِ إِلَّا فِي مَوَاضِعِهَا الَّتِي وَضَعَهَا الشَّارِعُ فِيهَا وَمَضَى عَلَيْهَا سَلَفُ الأُمَّةِ. إِلَّا تَرَى إِلَى قَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ إِلَيْنَا مُحَمَّدًا ﷺ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا وَإِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَأَيْنَاهُ يَفْعَلُ. وَمِنْ كِتَابِ الأَمَامِ أَبِي الحَسَنِ رَزِينٍ قَالَ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ عَطَسَ رَجُلٌ إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ الحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَقُولُ الحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ مَا هَكَذَا عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَقُولَ إِذَا عَطَسْنَا وَإِنَّمَا عَلَّمَنَا أَنْ نَقُولَ الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ انْتَهَى. وَمَا تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ فَهُوَ جَوَابٌ لِقَوْلِ مَنْ يَقُولُ إِنَّ الصَّلَاةَ وَالتَّسْلِيمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مَشْرُوعٌ بِنَصِّ الكِتَابِ وَالسُّنَّةِ فَكَيْفَ يُمْنَعُ. وَقَدْ تَقَدَّمَ جَوَابُ مَنْ اتَّصَفَ بِالأَنْصَافِ وَهُوَ مَعْدُومٌ فِي الغَالِبِ. إِلَّا تَرَى إِلَى قَوْلِ مَالِكٍ رحمه الله لَيْسَ فِي زَمَانِنَا هَذَا أَقَلُّ مِنَ الأَنْصَافِ فَإِذَا كَانَ الحَالُ فِي زَمَانِ مَالِكٍ عَلَى مَا ذُكِرَ فَمَا بَالُكَ بِهِ اليَوْمَ فِي هَذَا الزَّمَانِ. وَقَدْ وَقَعَ لِبَعْضِ الأَكَابِرِ مِنَ العُلَمَاءِ أَنَّهُ لَمَّا أَنْ سَمِعَ الحَدِيثَ الوَارِدَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: (مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ

وَخَتَمَ الْمِائَةَ بِلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ) فَقَالَ هَذَا الْعَالِمُ أَنَا أَعْمَلُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِائَةً فَبَقِيَ عَلَى ذَلِكَ زَمَانًا فَرَأَى فِي مَنَامِهِ أَنَّ الْقِيَامَةَ قَدْ قَامَتْ وَحُشِرَ النَّاسُ إِلَى الْمَحْشَرِ وَالنَّاسُ فِي أَمْرٍ مَهُولٍ وَإِذَا بِمُنَادٍ يُنَادِي أَيْنَ الذَّاكِرُونَ دُبُرَ كُلِّ صَلاَةٍ فَقَامَ نَاسٌ مِنْ نَاسٍ قَالَ فَقُمْتُ مَعَهُمْ فَجِئْنَا إِلَى مَوْضِعٍ فِيهِ مَلاَئِكَةٌ يُعْطُونَ النَّاسَ ثَوَابَ ذَلِكَ وَكُنْتُ أُزَاحِمُ مَعَهُمْ وَيُعْطُونَهُمْ وَلاَ يُعْطُونِي شَيْئًا فَمَا زِلْتُ كَذَلِكَ حَتَّى فَرَغَ الْجَمِيعُ فَجِئْتُ وَطَلَبْتُ مِنْهُمُ الثَّوَابَ فَقَالُوا لِي مَا لَكَ عِنْدَنَا شَيْءٌ فَقُلْتُ لَهُمْ وَلِمَ أَعْطَيْتُمْ أُولَئِكَ فَقَالُوا لِي هَؤُلاَءِ كَانُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ دُبُرَ كُلِّ صَلاَةٍ فَقُلْتُ لَهُمْ وَمَا كَانُوا يَذْكُرُونَ فَذَكَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا يُسَبِّحُونَ اللَّهَ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ إِلَخْ فَقُلْتُ أَنَا وَاللَّهِ كُنْتُ أَعْمَلُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِائَةً فَقَالُوا مَا هَكَذَا أَمَرَ صَاحِبُ الشَّرِيعَةِ ﷺ بَلْ أَمَرَ بِثَلاَثٍ وَثَلاَثِينَ مَا لَكَ عِنْدَنَا شَيْءٌ قَالَ فَانْتَبَهْتُ مَرْعُوبًا فَتُبْتُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى أَنْ لاَ أَزِيدَ عَلَى مَا قَرَّرَهُ صَاحِبُ الشَّرْعِ ﷺ شَيْئًا فَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَيْهِ ﷺ مُتَأَكِّدَةٌ فِي جَمِيعِ الْحَالاَتِ لَكِنَّ اتِّخَاذَهَا عَادَةً مِنَ الْمُؤَذِّنِينَ عَلَى الْمَنَارِ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَغَيْرِهِ مِمَّا تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ مَشْرُوعًا وَلاَ فَعَلَهُ أَحَدٌ مِنَ السَّلَفِ الْمَاضِينَ رضي الله عنهم فَتَحَرَّى ذَلِكَ فِي هَذِهِ الأَوْقَاتِ كَالزِّيَادَةِ عَلَى الذِّكْرِ الْمَشْرُوعِ كَمَا تَقَدَّمَ. وَمَعَ مَا ذُكِرَ مِنَ التَّعْلِيلِ تَرَتَّبَ عَلَيْهِ مَفَاسِدُ. مِنْهَا ارْتِكَابُ نَهْيِهِ عليه الصلاة والسلام بِقَوْلِهِ: (**لاَ يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ بِالْقُرْآنِ**) فَإِذَا نَهَى عليه الصلاة والسلام عَنِ الْجَهْرِ بِالْقُرْآنِ وَتِلاَوَتُهُ مِنْ أَكْبَرِ الْعِبَادَاتِ وَمَا ذَاكَ إِلاَّ لِمَا يَدْخُلُ مِنَ التَّشْوِيشِ عَلَى مَنْ فِي الْمَسْجِدِ مِمَّنْ يَتَعَبَّدُ إِذَا جَهَرَ بِهِ فَمَا بَالُكَ بِمَا يَفْعَلُونَهُ فِيهِ مِنْ هَذِهِ الطُّرُقِ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا وَمَا يَفْعَلُونَهُ فِيهِ مِمَّا يُشْبِهُ الْغِنَاءَ فِي وَقْتٍ وَالنَّوْحَ فِي وَقْتٍ وَنَدْبَ الأَطْلاَلِ فِي وَقْتٍ وَيُنْشِدُونَ فِيهِ الْقَصَائِدَ وَفِي الْمَسْجِدِ مِنَ الْمُتَهَجِّدِينَ مَا هُوَ مَعْلُومٌ فَلاَ يَبْقَى أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلاَّ وَقَدْ وَصَلَ لَهُ مِنَ التَّشْوِيشِ مَا لاَ خَفَاءَ فِيهِ فَيَتَفَرَّقُ أَمْرُهُمْ وَتَتَشَوَّشُ خَوَاطِرُهُمْ. وَلَوْ قَدَّرْنَا أَنَّ الْمَسْجِدَ لَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ فَيُمْنَعُ أَيْضًا لأَنَّهُ بِصَدَدِ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ إِلَيْهِ. فَأَيْنَ هَذَا مِمَّا رُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ رحمه الله حِينَ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رحمه الله وَكَانَ

هُمْ فِيهِ حَتَّى يَتَهَيَّئُوا لِلْعِبَادَةِ فَيُرَتِّبُ الْمُؤَذِّنُونَ عَلَى حَسَبِ مَا يَسَعُ الْوَقْتُ مِنْ عَدَدِهِمْ الْمُتَقَدِّمِ ذِكْرُهُ لَكِنْ يَكُونُ وَقْتُ أَذَانِ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مَعْلُومًا لاَ يَتَقَدَّمُهُ وَلاَ يَتَأَخَّرُهُ يَكُونُ النَّاسُ يَعْرِفُونَ بِالْعَادَةِ الأَوَّلَ وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ وَهَكَذَا إِلَى الْمُؤَذِّنِ الأَخِيرِ الَّذِي يُؤَذِّنُ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَهُوَ الرَّئِيسُ صَاحِبُ الْوَقْتِ فَيَنْضَبِطُ الْوَقْتُ بِذَلِكَ عَلَى الْمُصَلِّينَ وَيَعْرِفُ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ كَمْ بَقِيَ مِنَ الْوَقْتِ مِمَّا يَسَعُ الْغُسْلَ أَوْ الْوُضُوءَ أَوْ الْوِرْدَ أَوْ الأَسْتِبْرَاءَ وَغَيْرَ ذَلِكَ فَيَتِمُّ النِّظَامُ عَلَى هَذَا التَّرْتِيبِ وَهُوَ أَضْبَطُ حَالاً وَأَكْثَرُ ثَوَابًا لأَجْلِ الاتِّبَاعِ بِخِلاَفِ مَا أَحْدَثُوهُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَمَا يَقُولُونَ فِيهِ حَتَّى إِنَّ بَعْضَهُمْ يَنْدُبُ الأَطْلاَلَ بِصَوْتٍ فِيهِ تَحْزِينٌ يَقْرُبُ مِنَ النَّوْحِ فِي كَثِيرٍ مِنَ الأَحْيَانِ ثُمَّ مَعَ ذَلِكَ لاَ يَعْرِفُ النَّاسُ فِي الْغَالِبِ أَيَّ وَقْتٍ هُمْ فِيهِ مِنَ اللَّيْلِ بِالنِّسْبَةِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ سِيَّمَا وَهُمْ قَدْ أَحْدَثُوا زِيَادَةً عَلَى مَا ذُكِرَ أَنَّهُ إِذَا قَرُبَ طُلُوعُ الْفَجْرِ سَكَتُوا سَكْتَةً طَوِيلَةً ثُمَّ يُؤَذِّنُونَ فَمَنْ أَفَاقَ فِي حَالِ سُكُوتِهِمْ فَقَدْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ بَعْدُ فَيَقَعُ بِذَلِكَ الْغَرَرُ لِبَعْضِ النَّاسِ. ثُمَّ الْعَجَبُ مِنْ أَنَّهُمْ يَأْتُونَ بِالأَذَانِ الأَوَّلِ لِلصُّبْحِ الَّذِي قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَيُخْفُونَ ذَلِكَ فَإِذَا فَرَغُوا مِنْهُ رَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِمَا أَحْدَثُوهُ مِنَ التَّسْبِيحِ فَإِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. السُّنَّةُ تَخْفَى وَغَيْرُ مَا شُرِعَ يَظْهَرُ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّمَا يُخْفُونَ الأَذَانَ الأَوَّلَ لِلصُّبْحِ خِيفَةَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ عَلَيْهِ صَلاَةَ الصُّبْحِ فَتَكُونُ صَلاَتُهُمْ بَاطِلَةً لإِيقَاعِهَا قَبْلَ دُخُولِ الْوَقْتِ. فَالْجَوَابُ أَنَّهُمْ لَوْ امْتَثَلُوا السُّنَّةَ فِيمَا تَقَرَّرَ مِنْ تَرْتِيبِ الْمُؤَذِّنِينَ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ وَأَنَّ الأَوَّلَ مَعْرُوفٌ وَقْتُهُ وَكَذَلِكَ الثَّانِي إِلَى الْمُؤَذِّنِ الَّذِي يُؤَذِّنُ عَلَى الْفَجْرِ كَمَا تَقَدَّمَ لَمَا انْبَهَمَ الْوَقْتُ عَلَى أَحَدٍ مِمَّنْ سَمِعَهُمْ وَكَانُوا مُتَّبِعِينَ لِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ ﷺ. وَكَذَلِكَ يَنْبَغِي أَنْ يَنْهَاهُمْ عَمَّا أَحْدَثُوهُ مِنْ صِفَةِ الصَّلاَةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَإِنْ كَانَتْ الصَّلاَةُ وَالتَّسْلِيمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَكْبَرِ الْعِبَادَاتِ وَأَجَلِّهَا فَيَنْبَغِي أَنْ يُسْلَكَ بِهَا مَسْلَكُهَا فَلاَ تُوضَعُ إِلاَّ فِي مَوَاضِعِهَا الَّتِي جُعِلَتْ لَهَا. أَلاَ تَرَى أَنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ مِنْ أَعْظَمِ الْعِبَادَاتِ وَمَعَ ذَلِكَ لاَ يَجُوزُ لِلْمُكَلَّفِ أَنْ يَقْرَأَهُ فِي الرُّكُوعِ وَلاَ فِي السُّجُودِ وَلاَ فِي الْجُلُوسِ أَعْنِي الْجُلُوسَ فِي الصَّلاَةِ لأَنَّ ذَلِكَ لَيْسَ بِمَحَلٍّ لِلتِّلاَوَةِ فَالصَّلاَةُ وَالتَّسْلِيمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَحْدَثُوهَا فِي أَرْبَعَةِ مَوَاضِعَ لَمْ تَكُنْ تُفْعَلُ فِيهَا فِي عَهْدِ مَنْ مَضَى وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الاتِّبَاعِ لَهُمْ رضي الله

بریلوی صاحبان عام طور سے خود کو پیر پرست ظاہر کرتے ہیں اور اولیاء اللہ کی خانقاہوں کا دفاع وہ اپنے ذمے لیتے ہیں ۔ سیال شریف آج تک وہی اذان ہوتی ہے جو حضرت بلال کے نام منسوب ہے ۔ ۱۷ر رمضان ۱۳۹۵ھ بروز منگل ، میں سیال شریف حاضر تھا ۔ ظہر اور عصر کی نماز باجماعت ادا کرنے کی سعادت مجھے حاصل ہوئی ۔ دونوں وقت میں نے آستان شریف پر بلالی اذان ہی سُنی ۔

بریلویوں کی اِس ہٹ دھرمی کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ دونوں گروہوں میں ذہنی منافرت بڑھتی جائے گی ۔ حالانکہ ٹھنڈے دل سے سوچیں تو بنیادی عقاید دونوں گروہوں کے ایک ہی ہیں ۔ میرے ذاتی خیال میں بریلوی حضرات ناموسِ مصطفٰے کی توقیر نہیں کر رہے بلکہ رسول کی محبت کی بجائے دیوبندیوں کے خلاف فرقہ وارانہ تعصب کی پرورش پر زیادہ کوشش و محنت سے کام کر رہے ہیں ۔ اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ مذہب میں ایک داخلی انتشار کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے ؟ لہذا ، اذان کے معاملے میں بریلویوں کے اس تصرّف کی نہ ہم تحسین کرتے ہیں اور نہ ہی تائید ۔

دیوبندی سنی ہیں

اپنی اپنی برئیت

دیوبندی اور بریلوی دونوں سُنّی اور حنفی ہیں ۔ پھر دونوں طبقے ایک دوسرے کے خلاف بھی ہیں اور دونوں میں سے ہر ایک طبقہ انتشار پھیلانے کے الزام سے خود کو بری الذمہ بھی قرار دیتا ہے ۔

دیوبندی کہتے ہیں کہ ——— اہل سُنّت و جماعت بنیادی طور پر ہم ہیں

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

اویسی کا

سفر نامہ شام

و عراق کربلا معلیٰ

صاحب تصانیف کثیرہ حضرت شیخ القرآن والحدیث فیض ملت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

ناشر مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور

بعد الاذان الی ان توفی الحاکم بامر اللہ ودلوا اختہ
فسلموا علیہا وعلی وزرائھا من النساء فلما تولی الملک
العادل صلاح الدین بن ایوب فابطل ھذہ البدعۃ
وامر المؤذنین بالصلوٰۃ والتسلیم علی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بدل تلک البدعۃ وامر بہا اھل
الامصار والقری فجزاہ اللہ خیرا۔

ہمارے شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ موذن جو سلام پڑھتے ہیں عہد نبوی
اور زمانہ خلفائے راشدین میں نہ پڑھا جاتا تھا فرمایا کہ مصر میں روافض کی حکومت
کے دوران موذن اذان کے بعد خلیفہ اور اس کے وزیروں پر سلام پڑھتے
تھے یہاں تک کہ جب حاکم بامر اللہ فوت ہوا اور اس کی بہن تخت نشین ہوئی
تو موذن اس حکمران عورت اور اس کی وزیر عورتوں پر سلام بھیجتے تھے۔

جب ملک عادل صلاح الدین ایوبی بن ایوب نے عنان حکومت سنبھالی
تو اس بدعت کو ختم کر دیا اور اس بدعت کی بجائے موذنوں کو حکم دیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ سلام پڑھیں اور شہریوں اور دیہاتیوں کے
نام اس کا حکم جاری فرمایا اللہ اس کو جزائے خیر دے۔

۲۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ جن کی وفات سنہ ۹۰۲ھ میں ہوئی اپنی کتاب
القول البدیع ص ۱۹۳ پر یوں وضاحت فرماتے ہیں۔

قد احدث المؤذنون الصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عقب الاذان للفرائض الخمس
الا الصبح والجمعۃ فانھم یقدمون ذلک فیہا
علی الاذان والا المغرب فانھم لا یفعلونہ

Razakhaniyo Ab To Apne Molvio ki Hee Maan lo Tumhare Barelvi Shareef India Me Bhe Ba Awaz Buland Azan Se Pehle Salat o Salam Nhe Parha Jata.. **Page: Al Mujahidin**

Tumhare Bareli Shareef par bhe Wahabio Ka Qabza **By: Shoaib Muavia**

آہستہ پڑھنا پڑھنا نہیں تو امام کے آہستہ پڑھنے سے نمازی نہ ہو کہ قرآن کریم
کو پڑھنا نماز میں فرض ہے۔ بلکہ بعض احوال میں تو باتفاق ذکر خفی افضل ہے۔
نمازی کے پاس آہستہ ذکر کرنے والا بھی ذکر کا ثواب بھی پائے گا اور نمازی کو
خلل میں ڈالنے کے گناہ سے بھی بچ جائے گا اور بلند آواز سے ذکر کرنے والے
کو ذکر کا ثواب بھی نہ ہوگا، بلکہ نمازی کو خلل میں ڈالنے کا گناہ ہوگا۔

بریلی شریف کا معمول

ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری نے راقم مؤلف سے بیان فرمایا کہ
میں بریلی شریف میں حضرت مصطفیٰ رضا خان صاحب کی خدمت میں بارہا
حاضر رہا۔ حضرت قبلہ کی موجودگی میں دن کی اذان سے پہلے بلند صلوٰۃ و سلام پڑھا
جاتا تھا اور نہ نماز کے فوراً بعد ذکر بالجہر ہوتا تھا اور حضرت قبلہ تمام نمازیں مسجد
میں باجماعت ادا فرماتے تھے۔ میرے نزدیک بھی یہی حق ہے کہ نماز کے فوراً
بعد اونچی اونچی آواز سے ذکر شروع کر دینا جب کہ کچھ لوگ ابھی تک نماز پڑھ
رہے ہوتے ہیں، جائز نہیں، ان کو روکنا ضروری ہے، اس کو سنی وغیرہ کی
علامت بنانا درست نہیں۔

مولانا محمد عارف صاحب (سلامت پورہ لاہور) نے راقم مؤلف
سے بیان کیا کہ میں ۲۵ نومبر ۱۹۸۲ کو بریلی شریف میں حاضر ہوا اور چند دن

قیام کیا۔ مولانا اختر رضا خان صاحب کی موجودگی میں نہ تو اذان سے پہلے با آواز
بلند صلوٰۃ و سلام پڑھا جاتا تھا اور نہ نماز کے بعد با آواز بلند ذکر ہوتا تھا۔

۷۸۶
۹۲

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اُونچا تیرا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ و شاب مفید عاقل موقظ غافل
مسمّی بہ

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اوّل)

اضافات جدیدہ و ضمیمہ عجیبہ کے ساتھ
جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہایت محققانہ مدلل فیصلہ کر دیا گیا ہے

مصنفہ

حضرت حکیم الامت مولانا المفتی الحاج احمد یار خاں صاحب اوجھانوی بدایونی مدظلہ
سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باہتمام
محمد اقتدار خاں عرف مصطفےٰ میاں

ناشر:۔ مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

بریلوی صاحبان عام طور سے خود کو پیر پرست ظاہر کرتے ہیں اور اولیاء اللہ کی خانقاہوں کا دفاع وہ اپنے ذمّے لیتے ہیں ۔ سیال شریف آج تک وہی اذان ہوتی ہے جو حضرت بلال کے نام منسوب ہے ۔ ۱۷ر رمضان ۱۳۹۵ھ بروز منگل ، میں سیال شریف حاضر تھا ۔ ظہر اور عصر کی نماز باجماعت ادا کرنے کی سعادت مجھے حاصل ہوئی ۔ دونوں وقت میں نے آستان شریف پر بلالی اذان ہی سُنی ۔

بریلویوں کی اِس ہٹ دھرمی کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ دونوں گروہوں میں ذہنی منافرت بڑھتی جائے گی ۔ حالانکہ ٹھنڈے دل سے سوچیں تو بنیادی عقاید دونوں گروہوں کے ایک ہی ہیں ۔ میرے ذاتی خیال میں بریلوی حضرات ناموسِ مصطفےٰ کی توقیر نہیں کر رہے بلکہ رسُول کی محبت کی بجائے دیوبندیوں کے خلاف فرقہ وارانہ تعصب کی پرورش پر زیادہ کوشش و محنت سے کام کر رہے ہیں ۔ اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ کہ مذہب میں ایک داخلی انتشار کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے ؟ لہٰذا ، اذان کے معاملے میں بریلویوں کے اِس تصرّف کی نہ ہم تحسین کرتے ہیں اور نہ ہی تائید ۔

اپنی اپنی بریت

دیوبندی اور بریلوی دونوں سُنّی اور حنفی ہیں ۔ پھر دونوں طبقے ایک دوسرے کے خلاف بھی ہیں اور دونوں میں سے ہر ایک طبقہ انتشار پھیلانے کے اِلزام سے سے خود کو بری الذمہ بھی قرار دیتا ہے ۔

دیوبندی کہتے ہیں کہ ——— اہلِ سُنّت و جماعت بنیادی طور پر ہم ہیں

خانقاہِ معظمیہ کا صد سالہ عہدِ رُوحانیت

ہُو المعظّم

تالیف

صاحبزادہ غلام نظام الدّین مرولوی

اسلامک بک فاؤنڈیشن

۲۴۹ این ۔ سمن آباد ۔ لاہور

نے سیدنا کا اضافہ کیا تو ہم سب نے اسے بدعتِ سیئہ قرار دے کر ختم کیا۔

ایسے ہی : کلمہ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" میں سیدنا اول میں اور آخر میں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اضافہ ناجائز ہے اس لئے کہ ان مقامات میں اضافہ کلمات کا جزبن جانے کا احتمال ہے۔

اذان واقامت کے علاوہ نام سن کر انگوٹھا چومنا :

حضرت مولانا محمد عبد الغفار حنفی دہلوی نے رسالہ نور العینین مطبوعہ دہلی مجتبائی صد۱۹ میں لکھا :

"اگر کوئی بغیر اذان وقت بخیال وجذبۂ ذوق وشوقِ قلبی خارجِ اذان کے نامِ مبارک حبیبِ کبریا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سن کر بوسے دے تو وہ بھی مستوجب ملامت ومنع نہیں ہو سکتا کیوں کہ یہ عمل بزرگ حضرت آدم (علیہ السلام) سے جنت میں واقع ہوا تھا وہ خارجِ اذان سے تھا۔"

فقیر اویسی غفرلہٗ کہتا ہے :

"گرچوں کہ خارجِ صلوٰۃ انگوٹھے چومنے سے اظہارِ محبت وعقیدت اور تعظیم وتکریم سرکار کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مطلوب ہے۔ اسی لئے بہ حکم نیۃ المؤمن خیر من عملہٖ اجر وثواب پائے گا۔"

بد مذاہب : بد مذاہب مثلاً وہابی، دیوبندی، شیعہ کی اذان سن کر انگوٹھے چومنے کے بجائے درود شریف

ف اس کی مزید بحث فقیر نے اپنے رسالہ "القول الاسلم" میں لکھ دی ہے۔

شہد سے میٹھا نام
محمد ﷺ
Al Mujahidin
تصنیفِ لطیف
شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا
علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی قادری مدظلہ
ناشر
ادارہ تصنیفات علامہ اویسی بہاول پور

اذان بغیر صلوۃ و سلام کے شروع کرو بریلوی مفتی

نماز ۱۰ مترجم

اذان وقت پر کہنی چاہیے اگر وقت سے پہلے کہہ دی تو دوبارہ کہی جائے فرض ہیں کے علاوہ کسی اور نماز کے لئے اذان نہیں ہے عورتوں کو اذان کہنا مکروہ تحریمی ہے بے وضو کی اذان ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ باوضو اذان دی جائے۔ بلند جگہ پر کھڑے ہوکر کانوں میں انگلیاں ڈال کر اذان اس طرح کہنی چاہیے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ

اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰہُ

اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کوکب نورانی کا والد شفیع اوکاڑوی صاحب لکھتے ہیں کہ بلند مقام پر کھڑے ہوکر کانوں میں انگلیاں ڈال کر اذان اس طرح کہنی چاہیے
اللہ اکبر اللہ اکبر الخ
(مترجم نماز مع ضروری مسائل ص10 کرمانوالہ بک شاپ لاہور)
معلوم ہوا کہ نماز جب دینی ہے تو اللہ اکبر سے دینی ہے نہ کہ الصلوۃ والسلام علیک سے

عمارتوں اور حتیٰ کہ کلغی والی رِڑھیوں پر بھی یا اللہ، یا محمد ہی لکھا ہوا ملے گا۔

میرے والد صاحب قبلہ نے ایک عارفانہ نکتہ پیدا کیا۔ فرمایا کہ ——— یا محمد میں لفظِ یا ندائیہ ہے۔ اگر مقصود حصولِ برکت و سعادت ہے تو اس کے لیے اسمِ پاک ہی بہت کافی ہے۔ ندا کے بعد، رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی توجہ اپنی طرف مائل کرا کے پھر کوئی درخواست پیش نہ کرنا سوءِ ادبی ہے۔

مزید برآں

بریلوی حضرات نے ہر اذان سے متصل پہلے یا بعد میں صلوٰۃ وسلام کا اضافہ کر دیا ہے۔ جس طرح آج معاشرے میں نہ خالص دودھ ملتا ہے، نہ خالص گھی، اسی طرح خالص اذان سے بھی ہم گئے۔

مطالعہ کی کمی کی وجہ سے میرے پاس کوئی تاریخی ثبوت نہیں ہے، البتہ قیاس غالب ہے کہ شیعہ حضرات نے بھی شروع شروع میں اذان کے بعد، حضرت شیرِ خدا کی منقبت میں چند جملوں کا اضافہ کیا ہو گا، جو بعد میں رفتہ رفتہ مُروّج ہو کر اُن کی اذان کا مستقل حصہ قرار پائے۔

اب بریلوی حضرات جس اذان کو رواج دینے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں، اس پر ذرا غور فرمائیں! اِس دور میں جو بچے پیدا ہوں گے، آگے چل کر وہ اِن صلوٰۃ وسلام والے اضافی جملوں کو اذان کا لازمی حصہ سمجھیں گے۔ ادھر دوسرے لوگ کہیں گے کہ حضرت بلال تو یہ اذان نہیں کہتے تھے۔

اذان سے پہلے مروجہ صلوۃ وسلام نبی کریم ﷺ اور خلفاء راشدین صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دور میں نہیں تھا

بریلوی مولوی کا اقرار

بعد الاذان الى ان توفى الحاكم بامر الله وزوا اخته فسلموا عليها وعلى وزرائها من النساء فلما تولى الملك العادل صلاح الدين بن ايوب فابطل هذه البدعة وامر المؤذنين بالصلوة والتسليم على رسول الله صلى الله عليه وسلم بدل تلك البدعة وامر بها اهل الامصار والقرى فجزاه الله خيرا۔

ہمارے شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مؤذن جو سلام پڑھتے ہیں عہد نبوی اور زمانہ خلفائے راشدین میں نہ پڑھا جاتا تھا فرمایا کہ مصر میں روافض کی حکومت کے دوران مؤذن اذان کے بعد خلیفہ اور اس کے وزیروں پر سلام پڑھتے تھے یہاں تک کہ جب حاکم بامر اللہ فوت ہوا اور اس کی بہن تخت نشین ہوئی تو مؤذن اس حکمران عورت اور اس کی وزیر عورتوں پر سلام بھیجتے تھے۔

جب ملک عادل صلاح الدین ایوبی بن ایوب نے زمام حکومت سنبھال تو اس بدعت کو ختم کر دیا اور اس بدعت کی بجائے مؤذنوں کو حکم دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ سلام پڑھیں اور شہروں اور دیہاتوں کے تمام اس کا حکم جاری فرمایا اللہ اسے جزائے خیر دے۔

۲۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ جن کی وفات ۹۰۲ھ میں ہوئی اپنی کتاب القول البدیع ص ۱۹۳ پر یوں وضاحت فرماتے ہیں۔

قد احدث المؤذنون الصلوة والسلام على رسول الله صلى الله عليه وسلم عقب الاذان للفرائض الخمس الا الصبح والجمعة فانهم يقدمون ذلك فيها على الاذان والا المغرب فانهم لا يفعلونه

سفرنامہ شام و عراق کربلا معلیٰ

صاحب تصانیف کثیرہ حضرت شیخ القرآن والحدیث فیض ملت علامہ محمد فیض احمد اویسی

ناشر مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور

اُخْرٰی وَھُوَ مَا اَحَبَّہُ السَّلَفُ۔

مستحب وہ کام ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی کیا ہو اور کبھی چھوڑا ہو اور یہ کہ گزشتہ مسلمان اچھا جانتے ہوں۔ شامی جلد پنجم بحث قربانی میں ہے فَاِنَّ النِّیَّاتِ تَصِیْرُ الْعَادَاتِ عِبَادَاتٍ کیونکہ نیت خیر عادات کو عبادت بنا دیتی ہے۔ اسی طرح مرقات بحث ... میں بھی ہے۔

ان احادیث وفقہی عبارتوں سے معلوم ہوا کہ جو جائز کام نیت ثواب سے کیا جائے ... مسلمان اس کو ثواب کا کام جانیں وہ عنداللہ بھی کار ثواب ہے۔ مسلمان اللہ کے گواہ ہیں ... کے اچھے ہونے کی گواہی دیں وہ اچھا ہے اور جس کو برا کہیں وہ برا۔ گواہی کی نفیس بحث ... کتاب شان حبیب الرحمان میں دیکھو اور اس کتاب میں بھی عرس بزرگان کی بحث میں کچھ ... کا ذکر آئے گا انشاء اللہ۔

بدعت واجبہ:۔ وہ نیا کام جو شرعاً منع نہ ہو اور اس کے چھوڑنے سے دین میں ... واقع ہو جیسے کہ قرآن کے اعراب اور دینی مدارس اور علم نحو وغیرہ پڑھنا اس کے حوالے گذر چکے۔

بدعت مکروہہ:۔ وہ نیا کام جس سے کوئی سنت چھوٹ جائے اگر سنت غیر موکدہ چھوٹی تو یہ بدعت مکروہ تنزیہی ہے۔ اور اگر سنت موکدہ چھوٹی تو یہ بدعت مکروہ تحریمی۔ اس ... مثالیں اور حوالے گذر گئے۔

بدعت حرام: وہ نیا کام جس سے کوئی واجب چھوٹ جائے یعنی واجب کو مٹانے والی ...

درمختار بــاب الاذان میں ہے کہ اذان کے بعد صلاۃ وسلام کرنا ۷۸۱ھ میں ایجاد ہوا لیکن وہ بدعت حسنہ ہے۔ اس کے ماتحت شامی میں اذان جوق کے بارے میں فرماتے ہیں فِیْہِ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّہٗ غَیْرُ مَکْرُوْہٍ لِاَنَّ الْمُتَوَارِثَ لَا یَکُوْنُ مَکْرُوْھًا وَ کَذٰلِکَ تَقُوْلُ فِی الْاَذَانِ بَیْنَ یَدَیِ الْخَطِیْبِ فَیَکُوْنُ بِدْعَۃً حَسَنَۃً اِذَا مَارَاٰہُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَاللّٰہِ حَسَنٌ اس سے معلوم ہوا کہ جو جائز کام مسلمانوں میں مروج ہو جائے باعث ثواب ہے۔

آؤ ہم آپ کو دکھائیں کہ اسلام کی کوئی عبادت حسنہ سے خالی نہیں۔ فہرست ملاحظہ ہو۔

ایمان:۔ مسلمان کے بچہ بچہ کو ایمان مجمل اور ایمان مفصل یاد کرایا جاتا ہے۔ ایمان کی یہ دو قسمیں اور ان کے یہ دونوں نام بدعت ہیں قرون ثلثہ میں اس کا پتہ نہیں۔

لیے ذات باری تعالیٰ کو کما حقہ نہ جاننا یا بعض صفات کا نہ جاننا ہمارے اس عقیدے کے معارض نہیں، بلکہ ہمارے عقیدے کے عین مطابق۔ جیسا کہ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے الدولۃ المکیہ اور خالص الاعتقاد وغیرہ میں تصریح فرمادی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

⑮-اس سوال سے آپ کا کیا مقصد ہے یہ سمجھ میں نہیں آیا اگر یہ مقصد ہے کہ جو افضل ہو وہی کیا جائے اور غیر افضل کو نہ کیا جائے تو اب آپ بتائیں نماز افضل ہے یا قرآن مجید کی تلاوت افضل ہے، قرآن مجید کی تلاوت افضل ہے، یا کلمہ طیبہ، تسبیح و تکبیر کا ورد یا درود شریف پڑھنا۔ اب آپ کے بقول لازم آئے گا کہ ان میں سے جس کسی کو بھی آپ افضل مانیں تو دوسرا ناجائز ہو جائے گا۔ آپ تبلیغیوں سے پوچھیے وہ جو جواب دیں وہی جواب ہمارا ہوگا۔ اسی طرح یہ سوال "کہ کھڑے ہو کر سلام پڑھنا صحابہ کرام و تابعین و تبع تابعین کا طریقہ تھا یا نہیں۔" کا مقصد اگر یہ ہے کہ جو کام ان حضرات نے نہ کیا ہو تو وہ سب ناجائز و حرام تو ان سے پوچھیے کیا ان حضرات میں سے کسی نے نمازیوں کو نماز کے بعد تبلیغی نصاب یا دیوبندیوں کی لکھی ہوئی کتابیں بیٹھ کر اور دیوبندیوں کو بیٹھا کر سنائی ہیں۔ اگر سنائی ہے تو ثبوت دیں ورنہ خود اپنے ہی قاعدے سے وہ حرام کار ٹھہرتے ہیں۔ پھر ان سے پوچھیے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: "صلوا علیه وسلموا تسلیما." نبی ﷺ پر خوب خوب سلام پڑھو، تو ہم کس طرح سلام پڑھیں وہ جو طریقہ بتائیں اس کے بارے میں ان سے ثبوت مانگو کیا صحابہ کرام تابعین، تبع تابعین اس طریقہ سے حضور پر سلام پڑھتے تھے اور اگر یہ کہیں کہ التحیات کے علاوہ اور قعدۂ اخیرہ کے علاوہ درود و سلام پڑھنا حرام و گناہ ہے تو تبلیغی نصاب ان کے سر پر پٹخ دو کہ اس میں جو درود و سلام کے فضائل لکھے ہیں یہ سب لغو اور بیکار ہیں۔ تم لوگ مسجدوں میں لغو و بیکار باتوں کی تعلیم دیتے ہو اخیر میں ان سے پوچھیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جو اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کرے اسے ایجاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے بعد جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے سب کے برابر ایجاد کرنے والوں کو ثواب ملے گا۔ اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ یہ حدیث ہے یا نہیں؟ اگر کہیں کہ نہیں تو دیوبند سے استفتا کر کے ان کے سر پہ پٹک دو۔ اور اگر یہ حدیث ہے تو اس کا کیا مطلب؟ کوئی نئی چیز ایجاد کب ہوگی یہ ان سے پوچھیے اور بتائیے کہ جب تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ جو کام صحابہ، تابعین، یا تبع تابعین نے نہ کیا ہو وہ حرام و گناہ ہے تو حضور اقدس ﷺ نے اچھے نئے طریقے ایجاد کرنے کی اجازت دی اور اس پر ثواب کا وعدہ فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

⑯-اکبر وارثی سے پہلے یہ اعتراض ان صحابۂ کرام اور تابعین اور تبع تابعین محدثین علما پر پڑتا ہے جنھوں نے ان روایات کو بیان فرمایا اپنی کتابوں میں لکھا، آپ کو یقین نہ ہو اور عربی فارسی جانتے ہوں تو مدارج النبوۃ، المواہب اللدنیہ، زرقانی علی المواہب، سیرت ابن ہشام وغیرہ کتابوں کا مطالعہ کریں کیا یہ

السلام کے روضہ کی زیارت کے وقت اور صفا و مروہ کے پاس اور جمعہ کے خطبہ میں مگر خطبہ سننے والے درود شریف دل میں پڑھیں اور اذان کے بعد اور ہر دعا کے اول و آخر اور وضو کے وقت اور جبکہ کان میں تیزی آواز آنے لگے جب کوئی چیز بھول جائے' اور وعظ کے وقت اور سبق پڑھتے اور پڑھاتے وقت اور فتویٰ لکھتے وقت اور نکاح کے وقت اور ہر کسی مشکل پڑنے پر وغیرہ وغیرہ۔

سات جگہ درود پاک پڑھنا مکروہ ہے۔ (۱) جماع کے وقت (۲) پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت (۳) تجارت کے سامان کو شہرت دینے کے لئے (۴) پھسلنے کے وقت (۵) تعجب (۶) ذبح (۷) چھینک کے وقت۔

تین جگہ درود پاک پڑھنا حرام ہے' ایک جب تاجر اپنی کوئی چیز خریدار کو دکھائے اور اس کی عمدگی بتانے کے لئے درود پڑھے دوسرے جبکہ کسی مجلس میں کوئی بڑا آدمی آئے تو اس کی آمد کی خبر دینے کے لئے درود پڑھا جائے (شامی) اسی طرح فرض نماز کی التحیات میں جب حضور علیہ السلام کا نام آئے تو درود جائز ہے۔

فائدہ۔ قرآن کریم کی تلاوت میں جب حضور علیہ السلام کا نام قرآن میں آ جائے تو درود نہ پڑھنا افضل ہے تاکہ قرآن کی روانی میں فرق نہ آئے۔ (شامی)

نماز میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے۔ فرض واجب نماز میں تو دوسری التحیات میں سنت ہے اور پہلی میں منع۔ نوافل میں دونوں بار کی التحیات کے بعد درود پڑھنا سنت ہے۔ یعنی پہلے قعدہ میں بھی درود شریف پڑھ کر کھڑا ہو؟

درود پاک کون سا پڑھنا چاہئے؟ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی علیہ السلام میں حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کس طرح پڑھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ درود بتایا جو نماز میں بعد التحیات پڑھا جاتا ہے۔ یعنی درود ابراہیمی۔

اس حدیث کی وجہ سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ سوائے درود ابراہیمی کے اور درود

فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا
شانِ حبیبُ الرحمٰن
مِنْ اٰیاتِ القرآن
حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی
انوارِ رضا
Vol.7: 1,2
انٹرنیشنل غوثیہ فورم